اقرارِ کفر

حال ہی میں دیوبندی مکتبِ فکر کی طرف سے علامہ سید احمد برزنجی مفتی مدینہ منورہ کی تصنیف "غایۃ المامول" شائع کی گئی ہے جس کے ٹائیٹل پر مصنف کے القاب تین سطروں میں بیان کئے گئے ہیں۔ اس سے یہ حقیقت بے نقاب ہوجاتی ہے کہ علامہ برزنجی دیوبندیوں کے نزدیک انتہائی مسلّم شخصیت ہیں۔

علامہ برزنجی صاحب نے جہاں مولانا احمد رضا خاں بریلوی اور دیگر علماء عرب و عجم کی موافقت کرتے ہوئے علماء دیوبند کی گستاخانہ عبارات کو کفریہ قرار دیا ہے، اور انتہائی اہتمام سے کفر کی تائید فرمائی ہے وہاں انہوں نے مولانا احمد رضا خاں بریلوی سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کے بارے میں بھی اختلاف کیا ہے۔ مولانا احمد رضا خاں بریلوی کی رائے میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم تمام ممکنات حتیٰ کہ علومِ خمسہ کو بھی محیط کیا ہے، جبکہ علامہ برزنجی موصوف کی رائے میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم شریف اگرچہ تمام ممکنات کو محیط ہے، مگر علومِ خمسہ اس سے خارج ہیں۔

علامہ برزنجی نے اپنی اس رائے کے اثبات میں رسالہ "غایۃ المامول" لکھا، جس کے مقدمہ میں انہوں نے اس ساری حقیقت کو واضح فرمایا ہے کہ اگرچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کے مسئلہ میں مولانا احمد رضا سے اختلاف کرتے ہوئے میں یہ رسالہ لکھ رہا ہوں، مگر علماء دیوبند کی گستاخانہ عبارات کے کفر پر دوسرے علماء کی طرح میں بھی متفق ہوں اور آج بھی میرا یہی فتوی ہے۔

فرماتے ہیں: "ہم نے اس رسالہ (حسام الحرمین) پر تقریظ و تصدیق لکھ دی، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر ان لوگوں (علماء دیوبند) سے یہ مقالاتِ شنیعہ ثابت ہوجائیں، تو یہ لوگ کافر اور گمراہ ہیں، کیونکہ یہ سب باتیں اجماعِ امت کے خلاف ہیں۔"

(ترجمہ، غایۃ المامول، ص ۲۹۹ - مترجم: مولوی نعیم الدین دیوبندی)

دیوبندی مکتبِ فکر کی طرف سے غایۃ المامول" کو چھاپنے اور شائع کرنے کا مقصد یہ دکھانا ہے کہ علامہ برزنجی مفتی مدینہ منورہ نے مولانا احمد رضا خاں بریلوی کی مخالفت کی ہے جیسا کہ انہوں نے اس کے ٹائیٹل پر لکھا ہے: "احمد رضا خاں صاحب کا گمراہ کن عقیدۂ غیبیہ علمائے حجاز کی نظر میں" بلکہ "الشہاب الثاقب" کے ابتداء میں ص ۸ - ۹ "عرض ناشر" کے تحت لکھا ہے: "ہم "الشہاب الثاقب" کے ساتھ علامہ سید احمد آفندی برزنجی کی کتاب "غایۃ المامول" کے چند صفحات کے فوٹو بھی شائع کر رہے ہیں جو علامہ موصوف نے

احمد رضا خاں صاحب کے خلاف تحریر فرمائی تھی، جس پر دیگر علماء مدینہ منورہ نے اپنی تقریظات لکھیں اور اپنے تائیدی دستخط ثبت فرمائے، جس سے یہ حقیقت پوری طرح کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ فاضل بریلوی علماء حجاز کی نظر میں کیا تھے؟ ہم اس کتاب کی افادیت بڑھانے کے لیے اس کا ترجمہ شائع کر رہے ہیں، جو ہمارے رفیق کار اور انجمن کے اوّل نائب امیر جناب مولوی نعیم الدین صاحب نے کیا ہے" ملخصاً۔

غرضیکہ "غایۃ المامول" کی اشاعت اور اس کے مصنف کے القابات خود اس بات کی دلیل ہیں کہ یہ کتاب اور اس کا مصنف علماء دیوبند کے نزدیک انتہائی مسلّم اور مقبول ہیں۔

غایۃ المامول کے مطالعہ سے درج ذیل نتائج سامنے آتے ہیں:

(۱) اگر بقول علماء دیوبند احمد رضا خاں کے "گمراہ کن عقیدۂ غیبیہ" سے علامہ برزنجی کا اختلاف معلوم ہوا (حالانکہ علامہ برزنجی نے اپنی کتاب میں کہیں بھی گمراہ ہونے کا حکم لگایا اور نہ ہی یہ فتویٰ دیا) مگر علماء دیوبند نے اپنے خلاف علامہ برزنجی کا فتویٰ کفر دوبارہ تسلیم کر لیا اور اس پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔ یوں ایک بار پھر انہوں نے اپنے کفر کا التزام کر لیا۔

(۲) علامہ برزنجی نے "غایۃ المامول" پر مزید ۱۳ علماء مدینہ منورہ کے تصدیقی دستخط کروا کر علماء دیوبند کی گستاخانہ عبارات پر فتویٰ کفر کی تقریظ و تصدیق کرنے والے علماء حجاز کی تعداد میں اضافہ کر دیا جس کو دیوبندیوں نے خود بھی تسلیم کر لیا، کیونکہ "غایۃ المامول" کے مشمولات میں علماء دیوبند کی گستاخانہ عبارات اور ان پر علامہ برزنجی کا فتویٰ کفر بھی موجود ہے۔

(۳) مولانا احمد رضا خاں بریلوی سے ایک مسئلہ میں اختلاف کے باوجود علامہ برزنجی کا علماء دیوبند کی گستاخانہ عبارات پر فتویٰ کفر میں مولانا احمد رضا خاں کی تائید و توثیق کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ علماء حرمین نے علیٰ وجہ البصیرت بڑے غور و فکر کے ساتھ علماء دیوبند پر کفر کا فتویٰ دیا ہے۔

اس تفصیل سے دیوبندیوں کا یہ الزام بے بنیاد ثابت ہو گیا کہ علماء حجاز نے احمد رضا خاں کے تعارف یا ان کے مباحثِ علمیہ یا ان کے عجز و انکسار سے متاثر ہو کر اور یا علماء حرمین نے اپنی شہرت کی خاطر یا سادہ لوح ہونے کی بنا پر دھوکہ میں آ کر علماء دیوبند کے خلاف فتویٰ کفر پر دستخط کر دیئے جیسا کہ "شہاب ثاقب" اور اس کے مقدمہ میں کہا گیا ہے۔

تابش قصوری

قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ط

اے پیغمبر! آپ فرما دیجئے کہ زمین و آسمان میں کوئی شخص غیب نہیں جانتا سوائے اللہ کے۔

(النمل : ٦٥)

احمد رضا خان صاحب کا گمراہ کن عقیدہ غیبیہ، علمائے حجاز کی نظر میں۔

غایۃ المأمول

فی تتمۃ

منہج الوصول فی تحقیق علم الرسول

للشیخ الفاضل الکامل الجامع بین المعقول والمنقول الحاوی للفروع والاصول علامۃ الزمان فہامۃ الاوان حامل لواء التحقیق مالک ازمۃ التدقیق حضرۃ مولانا السید احمد آفندی البرزنجی الحسینی المفتی بالمدینۃ المنورہ (رحمہ اللہ تعالیٰ)

ناشر

انجمن ارشاد المسلمین

٦ بی ۔ شاداب کالونی حمید نظامی روڈ ۔ لاہور

اوتی الایات البینات۔ والمعجزات الباھرات۔ سیدنا و مولانا محمد خیر الوسائل۔ القائل حین سئل عن الساعۃ " ما المسئول عنھا باعلم من السائل " و علی جمیع الانبیاء والمرسلین۔ وعلی آلھم وصحبھم والتابعین۔

اما بعد!

فقد کنت الفت رسالۃ مختصرۃ جوابا عن سوال وردالیّ من الھند مضمونھا انہ۔

" وقع تنازع بین علماء الھند فی علمہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل ھو محیط بجمیع المغیبات حتی الخمس المذکورۃ فی قولہ تعالی " اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ الآیۃ او غیر محیط بذالک وان جماعۃ من العلماء ذھبوا الی الاول والآخرون الی الثانی فمع ای الفریقین یکون الحق؟

پر جسے کھلی ہوئی نشانیاں اور بڑے بڑے معجزات دیئے گئے جو ہمارے آقا و مولیٰ ہیں جن کا نام نامی اسم گرامی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے۔ جو بہترین وسیلہ ہیں۔ جن سے قیامت کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا کہ جس سے سوال کیا گیا ہے وہ قیامت کے بارے میں سائل سے زیادہ علم نہیں رکھتا اور (ان کے ساتھ ہی) دیگر تمام انبیاء و مرسلین اور ان کی آل و اصحاب و اتباع پر بھی۔

امابعد!

ہندوستان سے آنے والے ایک سوال کے جواب میں۔ میں نے ایک مختصر رسالہ لکھا تھا جس کا مضمون یہ تھا کہ۔

" علماء ہند میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے بارے میں جھگڑا پڑ گیا ہے کہ آیا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا علم مغیبات خمسہ (جن کا ذکر آیت اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃ میں ہے[1]) سمیت تمام مغیبات کو محیط ہے یا نہیں۔ علماء کی ایک جماعت پہلی شق کی قائل

---

[1] السجدہ : ۳۴

نريد منكم بيان ذالك بالادلة الشافية "

فالفت تلك الرسالة وبينت فيها انه صلى الله عليه وسلم اعلم الخلق وانه علمه محيط بجميع مهمات الدين ومحيط ايضا بمهمات الكائنات فى الدنيا والاخرة۔ ولكن المغيبات الخمس لا تدخل تحت شمول علمه الشريف للادلة الواضحة الدالة على ذالك من الكتاب والسنة وكلام السلف وان ذالك لا يخدش ادنى خدش فى علو مقامه ورفعة درجته فتلقوا رسالتى المذكورة بكمال الرغبة ونهاية القبول۔

ثم بعد ذالك ورد لى المدينة المنورة رجل من علماء الهند يدعى احمد رضا خان فلما اجتمع بى اخبرنى اولا بان فى الهند اناسا من اهل الكفر و

ہے۔ اور وہ دوسری شق کی سمجھا جاتے ہیں کہ آپ شافی دلائل سے یہ بیان فرمائیں کہ حق کس جماعت کے ساتھ ہے ؟ "

پس میں نے وہ سابقہ رسالہ تالیف کیا اور اسمیں بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساری مخلوق میں سب سے زیادہ علم ہے۔ اور آپ کا علم جمیع دینی امور کو محیط ہے۔ بلکہ دنیا و آخرت کے تمام اہم امور کو محیط ہے لیکن قرآن و سنت اور کلام سلف کے واضح دلائل کی بنا پر مغیبات خمسہ آپ کے علم شریف میں داخل نہیں ہیں اور یہ بات آپ کے مقام کی برتری اور بلندئ مرتبت میں ذرہ بھر قادح نہیں ہے پس انہوں نے میرے اس رسالے کو انتہائی رغبت اور پوری قبولیت کیساتھ لے لیا۔

پھر اس کے بعد علماء ہند میں سے ایک شخص جسے احمد رضا خان کہا جاتا ہے مدینہ منورہ آیا۔ جب وہ مجھ سے ملا تو اولاً اس نے مجھے یہ بتایا کہ ہند میں اہل کفر و ضلال میں سے کچھ لوگ ہیں جن میں سے ایک غلام احمد قادیانی ہے جو مسیح علیہ الصلوۃ والسلام

الضلال منهم غلام احمد القادیانی
فانه یدعی مماثلة المسیح والوحی
الیه والنبوة۔ و منهم الفرقة
المسماة بالامیریة ۔ والفرقة
المسماة بالنذیریة۔ والفرقة
المسماة بالقاسمیة۔ یدعون
انه لو فرض فی زمنه صلی الله
علیه وسلم۔ بل لو حدث بعده
نبی جدید لم یخل ذالك
بخاتمیته۔ و منهم الفرقة
الوهابیة الکذابیة اتباع
رشید احمد الکنکوهی القائل
بعدم تکفیر من یقول بوقوع
الکذب من الله تعالی بالفعل۔
ومنهم رشید احمد الذی یدعی
ثبوت اتساع العلم للشیطان
و عدم ثبوته للنبی صلی الله علیه
وسلم۔ و منهم اشرف علی التانبی
القائل ان صح الحکم علی
ذات النبی صلی الله علیه وسلم
بعلم المغیبات کما یقول به

کے مماثل ہونے اور اپنے لئے وحی اور نبوت
کا دعوے کرتا ہے۔ انہیں میں سے ایک فرقہ
امیریہ ہے۔ ایک نذیریہ ہے۔ ایک قاسمیہ
ہے۔ جو دعویٰ کرتا ہے کہ اگر نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے زمانہ میں کوئی نبی فرض کرلیا جائے
بلکہ اگر آپ کے بعد کوئی نیا نبی پیدا ہو جائے
تب بھی آپ کی خاتمیت میں کوئی فرق نہیں
آتا۔ انہیں میں سے ایک فرقہ وہابیہ کذابیہ
ہے جو رشید احمد گنگوہی کا پیرو ہے۔ جو
اللہ تعالےٰ سے بالفعل کذب کے وقوع کا
قول کرنے والے کو کافر نہیں قرار دیتا۔ انہیں
میں سے ایک شخص رشید احمد ہے جو مدعی
ہے کہ وسعت علم شیطان کے لئے ثابت ہے
(لیکن) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نہیں۔
انہیں میں سے ایک اشرف علی تھانوی ہے
جو کہتا ہے کہ اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات
پر علم مغیبات کا حکم لگانا بقول زید صحیح ہو تو
سوال یہ ہے کہ اس کی مراد بعض مغیبات
ہیں یا سب؟ اگر بعض مراد ہیں تو اس
میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا تخصیص ایسا
علم غیب تو زید۔ عمرو۔ بکر۔ بلکہ جمیع

زيد فالمسئول عنه انه ماذا اراد
بهذا؟ البعض الغيوب ام كلها؟
فان اراد البعض فاى خصوصية فيه
لحضرة الرسالة فان مثل هذا العلم
بالغيب حاصل لزيد وعمرو بل لكل
صبي ومجنون بل لجميع الحيوانات
والبهائم۔

وانه الف رسالة فى الرد عليهم
وابطال اقوالهم سماها "المعتمد المستند"
ثم اطلعني على خلاصة من تلك
الرسالة فيما بيان اقاويلهم المذكورة
فقط۔ والرد عليهم على سبيل الاختصار
وطلب تقريظا وتصديقا على ذالك
فكتبنا له التقريظ والتصديق المطلوب وحاصل
ماكتبنا انه ان ثبت عن هؤلاء تلك
المقالات الشنيعة فهم اهل كفر و
ضلال لان جميع ذالك خارق لاجماع
الامة۔ واشرنا فى ضمن ذالك الى
بعض الادلة فى ابطال اقاويلهم۔

ثم بعد ذالك اطلعني احمد رضا
خان المذكور على رسالة له ذهب

حیوانات وبہائم کو حاصل ہے۔

اور (اس نے مجھے بتایا کہ) اس نے
ان فرقوں کے رد اور ان کے اقوال کے باطل
کرنے کے لئے ایک رسالہ موسومہ
"المعتمد المستند" لکھا ہے۔ پھر اسنے
مجھے اس رسالہ کے خلاصہ (حسام الحرمین) پر
مطلع کیا۔ اس میں صرف ان فرقوں کے اقوال
مذکورہ کا بیان اور ان کا مختصر سا رد تھا۔ اور
اس رسالہ (حسام الحرمین) پر تصدیق
وتقریظ طلب کی۔ ہم نے اس پر تقریظ و
تصدیق لکھ دی۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر
ان لوگوں سے یہ مقالات شنیعہ ثابت ہوجائیں
تو یہ لوگ کافر وگمراہ ہیں۔ کیوں کہ یہ سب
باتیں اجماع امت کے خلاف ہیں۔ اور اپنی
تقریظ کے ضمن میں ہم نے ان کے اقوال
کے ابطال کے لئے بعض دلائل کی طرف
بھی اشارہ کیا۔

پھر اس کے بعد مجھے احمد رضا خان
نے اپنے ایک اور رسالہ پر مطلع کیا۔ جس
میں وہ اس بات کی طرف گیا ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کا علم ہر چیز کو

فيها الى انه صلى الله عليه وسلم
علمه محيط بكل شئ حتى المغيبات
الخمس وانه لا يستثنى من ذالك الا
العلم المتعلق بذات الله تعالى وصفاته
المقدسة۔ وانه لا فرق بين علم
البارى سبحانه وتعالى وعلمه
صلى الله عليه وسلم فى الاحاطة
المذكورة الا بالقدم والحدوث۔ و
ان له على مدعاه هذا برهانا
قاطعا وهو قوله تعالى "وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ
الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِكُلِّ شَيْءٍ"۔ فلم آلُ
جهدا فى بيان ان الاية المذكورة
لا تدل على مدعاه دلالة قطعية و
ان الاحاطة العلمية بجميع
المعلومات التى لا تتناهى مختصة
بالله تعالى ولم يقل بحصولها
لغيره تعالى احد من ائمة الدين
فلم يرجع عن ذالك واصر وعاند ولما
كان زعمه هذا غلطا وجرأة
على تفسير كتاب الله بغير دليل
احببت الآن ان اجمع كلاما مختصرا

محیط ہے۔ حتیٰ کہ مغیبات خمسہ کو بھی۔ اور
یہ کہ اللہ تعالے کی ذات وصفات سے
متعلق علم کے علاوہ کوئی چیز بھی آپ کے
علم سے مستثنیٰ نہیں۔ اور یہ کہ خدا تعالے
اور رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے
علم کے درمیان احاطۂ مذکورہ میں صرف
حدوث وقدم کا فرق ہے اور یہ کہ اس
کے پاس اپنے اس مدعیٰ پر دلیلِ قاطع اللہ
تعالے کا قول "وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ
تِبْيَانًا لِكُلِّ شَيْءٍ" ہے۔ (یعنی
ہم نے آپ پر قرآن کریم کو ہر چیز کا بیان
بنا کر نازل کیا ہے) پس میں نے اس بات
کے بیان میں کوئی کوتاہی نہیں کی کہ آیت
مذکورہ اس کے مدعیٰ پر دلالۃ قطعیہ کے
طور پر دلالت نہیں کرتی۔ اور یہ کہ تمام
معلومات غیر متناہیہ کا احاطۂ علمیہ
اللہ تعالے کے ساتھ خاص ہے۔ اور
ائمہ دین میں سے کسی نے بھی غیر اللہ کے
لئے غیر متناہی کے احاطۂ علمیہ کا قول
نہیں کیا۔ لیکن احمد رضا خان نے اپنے
قول سے رجوع نہیں کیا بلکہ وہ اپنی بات

يكون تتمة لرسالتنا الاولى ـ

فيه بيان بطلان استدلاله

على مدعاه بالآية المذكورة ـ

مشيرا الى بعض مهمات رسالته

المذكورة التى ذكرها تأييدا

لقوله ـ مبينا نقضها وعدم

صحتها من وجوه عديدة

لئلا يظن من اطلع على تقريظنا

المذكورة انا وافقناه فى هذا

المطلب فاقول وبالله التوفيق ان

رسالتنا هذه تنقسم الى بابين.

الباب الاول فى الوجوه الدالة على

عدم صحة دعواه ـ والباب الثانى

فى ذكر نصوص ائمة الدين الدالة

على صحة ما جرينا عليه فى

هذه الرسالة وفى التى قبلها ـ

پر اڑا رہا اور حق سے عناد کیا ـ چونکہ اس کا

یہ گمان غلط اور اس کی قرآن کی یہ تفسیر

بلادلیل تھی اس لئے میں نے چاہا کہ میں ایک

مختصر کلام جمع کردوں جو ہمارے پہلے رسالہ

کا تتمہ بن جائے جس میں اس کے اپنے دعویٰ

پر آیت مذکورہ سے استدلال کے باطل

ہونے کا بیان کرتے ہوئے اس کے رسالہ

کی بعض اہم باتوں کی طرف بھی اشارہ کردیا جائے

ساتھ ہی متعدد وجوہ سے اس رسالہ کے نقض

اور اس کی عدم صحت کو بھی بیان کردیا جائے

تاکہ جو شخص ہماری مذکورہ تقریظ پر مطلع ہو وہ

یہ گمان نہ کرے کہ ہم نے اس مطلب میں اس

کی موافقت کی ہے ـ پس اللہ کی توفیق سے کہتا

ہوں کہ ہمارا رسالہ دو بابوں پر منقسم ہے ـ پہلا

باب ان دلائل کے بیان میں ہے جو اس کے

دعویٰ کے صحیح نہ ہونے پر دلالت کرتے ہیں

اور دوسرا باب ائمہ دین کی ان تصریحات کے

بیان میں ہے جو ہمارے موجودہ اور سابقہ

رسالہ میں بیان کردہ مسلک کے صحیح ہونے

پر دال ہیں ـ